ALL INDIA MUSLIM PERSONAL LAW BOARD

آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ

Ref. No.............. Date 31/07/2018

پریس ریلیز

مختلف مذہبوں اور تہذیبوں کی باتوں کو جمع کر کے پرسنل لا بنانا بالکل غلط۔ پرسنل لا بورڈ

چیرمین لا کمیشن آف انڈیا کے نام مولانا محمد ولی رحمانی کا مکتوب

نئی دہلی ۳۱ر جولائی ۲۰۱۸ء

’’اس ملک کے باشندے الگ الگ مذہب، الگ کلچر اور الگ روایات کے ماننے والے ہیں، اور وہ اپنے اپنے طریقے سے زندگی گذار رہے ہیں، جس کی وجہ سے ان میں کوئی ناہمواری یا دشواری نہیں ہے، اس لیے اس میں کسی تبدیلی کی ضرورت نہیں، یوں بھی مذہبی روایات اور سماجی کلچر گورنمنٹ کا موضوع نہیں ہے، اس لیے حکومت کو ایسی چیزوں میں دخل نہیں دینا چاہئے، اور نہ لا کمیشن کو مشورہ دینا چاہئے کہ حکومت ان چیزوں میں ہاتھ ڈالے،‘‘ یہ باتیں مفکر اسلام حضرت مولانا محمد ولی رحمانی صاحب جنرل سکریٹری آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ نے لا کمیشن کے نام اپنے مکتوب میں کہی ہے۔

انہوں نے لا کمیشن کے چیرمین کو مخاطب کرتے ہوئے لکھا ہے کہ آپ نے ۲۱ر مئی ۲۰۱۸ء کو مسلم پرسنل لا بورڈ کے وفد سے ملاقات کرتے ہوئے کہا تھا کہ ابھی یونیفارم سول کوڈ قابل عمل نہیں ہے، مگر یہ ہوسکتا ہے کہ مختلف مذاہب کی اچھی باتوں کو لے کر ایک مشترک قانون ملک میں نافذ کیا جائے، آپ نے مثال دیتے ہوئے کہا تھا کہ ہندوؤں میں وراثت کا قانون اس کی اجازت دیتا ہے کہ فیملی کا بڑا آدمی اگر زندگی میں چاہے تو جائیداد تقسیم نہ کر کے کسی ایک شخص کے حوالے کردے، لیکن مسلمان اپنی جائیداد میں ایک تہائی کی ہی وصیت کرسکتا ہے، پوری جائیداد کسی کو نہیں دے سکتا، آپ نے یہ بھی کہا تھا کہ اسلام کی یہ بات مجھے پسند آتی ہے، اور میں چاہتا ہوں کہ یہ قانون ہندوستان کے تمام لوگوں کے لیے بنا دیا جائے، اسی طرح ہندو سماج میں ایک بیوی کا قانون ہے، یہ بہت بہتر ہے، اس قانون کو بھی ملک کے تمام افراد پر نافذ کردیا جائے —— لیکن جسٹس صاحب! آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ آپ کے اس ذہن سے اتفاق نہیں رکھتا ہے، یہ انداز فکر آئین ہند کی بنیادی دفعات کے خلاف ہے، اور ملک میں ایک نئی بے چینی پیدا کرنیوالا ہے، اور آپ کا یہ ذہن یونیفارم سول کوڈ کی طرف بڑھ رہا ہے، اس ملک میں الگ الگ مذاہب، روایات اور کلچر پر عمل کرنیوالے لوگ بستے ہیں، اور یہ اس ملک کا حسن ہے، آپ اسے یک رنگی کی طرف لے جا کر ملک کا حسن ختم نہ کیجئے، مولانا محمد ولی رحمانی جنرل سکریٹری بورڈ نے لکھا ہے کہ ہندو وراثت کا قانون پارلیمنٹ نے پاس کیا ہے، پارلیمنٹ جب چاہے اس میں ترمیم کرسکتی ہے، لیکن اسلامی قانون وراثت کی بنیاد قرآن وحدیث پر ہے، جو نہ صرف صدیوں سے مسلمانوں کے عمل میں محفوظ ہے، بلکہ آئین کی بنیادی حقوق کی دفعات میں بھی اس کی حفاظت کا وعدہ کیا گیا ہے۔

یک زوجگی کے سلسلہ میں مولانا محمد ولی رحمانی جنرل سکریٹری بورڈ نے اپنے مکتوب میں لکھا ہے کہ آپ کو یہ محسوس کرنا چاہئے کہ ایک سے زیادہ چار شادی تک کرنے کی اجازت قرآن مجید نے ایک شرط کیساتھ دی ہے، کہ بیویوں کے درمیان پورا انصاف کرنا ہوگا، اور جو یہ سمجھتا ہے کہ انصاف نہ کرسکے گا، اسے صرف ایک شادی کی اجازت دی گئی ہے، یہ بھی حقیقت ہے کہ ایک سے زیادہ شادی، انسان کی ضرورت ہوسکتی ہے، اسی لیے گرچہ ہندوؤں میں ایک شادی کا قانون موجود ہے، پھر بھی ہندوؤں میں ایک سے زیادہ شادی کا تناسب مسلمانوں کے مقابلے زیادہ ہے۔ مولانا محمد ولی رحمانی جنرل سکریٹری بورڈ نے لا کمیشن کے چیرمین کو یہ بھی لکھا ہے کہ میری رائے ہے کہ حکومت کو مشورہ دیتے وقت آپ کو ایسی انسانی ضرورتوں کا بھی خیال رکھنا چاہئے، آپ حکومت کو ضرور رپورٹ دیں، مگر ایسا نہ ہو کہ آپ کی رپورٹ ملک میں نئے اختلاف اور نئی ناہمواری کا ذریعہ بن جائے۔

جاری کردہ

آفس سکریٹری آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ

All India Muslim Personal Law Board
New Delhi